



سوال

(166) تعدد ازواج سے متعلقہ آیات میں کوئی تعارض نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قرآن مجید میں تعدد ازواج کے ضمن میں ایک آیت یہ کہتی ہے :

فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُعَدُّوا فَوَاحِدَةً (النساء 4 3)

”اگر تمہیں ڈر ہو کہ تم انصاف نہیں کر سکو گے تو پھر ایک ہی کافی ہے۔“

جبکہ دوسری جگہ یوں ارشاد فرمایا ہے :

وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَا تَحْزَنُوا (النساء 4 129)

”اور تم سے یہ تو کبھی نہیں ہو سکے گا کہ تم بیویوں کے درمیان پورا پورا انصاف کرو خواہ تم اس کی کتنی ہی خواہش اور کوشش کرو۔“

پہلی آیت میں ایک سے زیادہ عورتوں سے شادی کے لیے انصاف کرنے کو شرط قرار دیا گیا ہے، جبکہ دوسری آیت میں اس امر کی وضاحت ہے کہ قیام عدل غیر ممکن ہے۔ کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ پہلی آیت منسوخ ہے اور تیسرا صرف ایک عورت سے ہی شادی ہو سکتی ہے؟ کیونکہ عدل کی شرط کا پورا ہونا ناممکن ہے، وضاحت درکار ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

دونوں آیتوں میں نہ تو کوئی تعارض ہے اور نہ ایک آیت دوسری کے لیے ناخ ہے، اس لیے کہ عدل سے مراد وہ عدل ہے جو انسانی بس میں ہو، اور وہ ہے باری مقرر کرنے اور نان و نفقہ میں عدل۔ جہاں تک محبت اور ازدواجی تعلقات وغیرہ میں عدل و انصاف کا تعلق ہے تو یہ انسانی بس سے باہر ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان : وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَا تَحْزَنُوا (النساء 4 129) میں مذکور عدل سے یہی عدل مراد ہے۔ یہ اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات میں ان کی باری تقسیم فرماتے اور عدل سے کام لیتے پھر فرماتے :

(اللَّعْنُ مَنْ قَسَمَ فِيمَا أَمَّاكَ فَلَا تَلْمِزْنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمَّاكَ) (سنن ابی داؤد، سنن ترمذی، سنن نسائی و سنن ابن ماجہ)



”اے اللہ! جو امور میرے بس میں ہیں ان میں میری تقسیم یہ ہے، اور جن امور کا مالک میں نہیں بلکہ تو ہے تو ان کے بارے میں مجھے ملامت نہ کرنا۔“

هَذَا مَا عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

فتاویٰ برائے خواتین

نکاح، صفحہ: 180

محدث فتویٰ